# 38934-اللہ تعالی سے كئی بار معصیت ترک كرنے كا وعدہ كیا لیكن پھر معصیت كا ارتكاب كرلیا

## سوال

میں نے اللہ تعالی سے ایک معصیت كا ارتكاب نہ كرنے كا وعدہ كیا لیكن ہر بار اللہ تعالی سے كیا ہوا وعدہ توڑ دیتا اور اس معصیت كا ارتكاب كرلیتا، لیكن پھر جلد ہی مجھے ندامت ہوتی اور میں اللہ سبحانہ وتعالی كے سامنے توبہ كرتا اور توبہ كی دو ركعت ادا كرتا ( میرے دل میں آتا میں كہ ہر گناہ كے لیے توبہ ہے ) اور نماز سے فارغ ہو كر نئے سرے سے معصیت كا مرتكب نہ ہونے كا وعدہ كرتا، لیكن ایمان كمزور ہونے كی بنا پر كچھ ایام كے بعد پھر اسی معصیت كا مرتكب ہوتا، اور دوبارہ اللہ تعالی سے توبہ كرتے ہوئے پھر وعدہ كرتا، یہ كئی بار ہوا، میرا سوال یہ ہے كہ :

ہر بار وعدہ خلافی كرنے كی پاداش میں مجھ پر كیا لازم آتا ہے، اب اللہ تعالی نے مجھ پر احسان كیا ہے كہ میں ان فحش كاموں سے دور ہو چكا ہوں اور اللہ تعالی سے خالص اور سچی توبہ كرچكا ہو ؟

## پسندیدہ جواب

ہم
اللہ تعالی كا شكر اور اس كی تعریف كرتے ہیں كہ اس نے آپ كو سچی اور خالص توبہ كرنے
كی توفیق سے نوازا، اور اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے كہ وہ آپ كو دین پر ثابت قدم
ركھے، اور اس پر استقامت دے.

آپ نے
جو سوال كیا ہے اس كے متعلق گزارش ہے كہ :

اللہ
تعالی سے عہد اور وعدہ كرنا یہ نذر اور قسم كے الفاظ میں شمار ہوتے ہیں.

اللہ
سبحانہ وتعالی كا فرمان ہے :

﴿.
**اور ان میں سے كچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالی سے وعدہ كرتے ہیں كہ اگر اللہ تعالی
انہیں اپنے فضل سے مال دے تو وہ صدقہ كرینگے اور نیک لوگوں میں سے ہو جائينگے**
﴾.التوبۃ
(75
).

ابو
بکر الجصاص رحمہ اللہ تعالی "احکام القرآن" میں اس آیت کے بارہ میں کہتے ہیں :

اس
آیت میں دلیل ہے کہ : جس نے ایسی نذر مانی جو اطاعت اور اللہ تعالی کے قرب کی ہو تو
اسے وہ نذر پوری کرنا ہوگی، کیونکہ اللہ تعالی سے کیا ہوا وعدہ اور عہد نذر اور
واجب ہوتا ہے. اھ

دیکھیں : احکام القرآن ( 208/3
).

امام
زہری رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

جس
کسی نے بھی اللہ تعالی سے کسی کام کا عہد کیا اور اسے توڑ دیا تو اسے اللہ تعالی کا
مقرر کردہ قسم کا کفارہ ادا کرنا چاہیے.

اسے
المدونۃ میں نقل کیا گیا ہے، دیکھیں : المدونۃ (
580/1
).

اور
صاحب المدونہ کا کہنا ہے :

( یہ
ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما، اور عطاء بن ابی رباح، یحیی بن سعید، کا قول ہے،
ابن وہب نے سفیان ثوری سے وہ فراس سے اور وہ شعبی رحمہ اللہ تعالی جمیعا سے بیان
کرتے ان کا کہنا ہے : جب کوئی کہے کہ میرا اللہ تعالی کے ساتھ عہد اور وعدہ ہے، تو
یہ قسم ہے ) انتہی.

اور
شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ "الاختیارات" میں کہتے ہیں :

جب
کوئی شخص یہ کہے : میں اللہ تعالی سے عہد اور وعدہ کرتا ہوں کہ اس برس حج کرونگا، تو
یہ نذر اور عہد اور قسم ہے. اھ

دیکھیں : الاختیارات (562-563
).

اور
جب نذر سے وہی چیز مقصود ہو جو قسم کا مقصد ہوتا ہے کہ اپنے آپ کا کسی دوسرے کو کسی
معین چیز کے فعل یا عدم فعل پر ابھارنا مقصود ہو تو اس کا حکم قسم کا ہوتا ہے، اور
اگر اسے پورا نہ کرے تو اس میں قسم کا کفارہ واجب ہوتا ہے.

ابن
قدامہ رحمہ اللہ تعالی "المغنی" میں کہتے ہیں :

وہ
نذر جو قسم کی جگہ کسی فعل کے کرنے یا کسی فعل سے روکنے پر ابھارے، اور اس کا اس سے
نذر مقصد نہ ہو، اور نہ ہی قرب حاصل کرنا، تو اس کا حکم قسم کا ہے. اھ

دیکھیں : المغنی لابن قدامہ المقدسی (
622/13
).

لہذا
اس بنا پر آپ کے ذمہ قسم کا کفارہ ہے، اور اگر تو قسم ایک فعل پر تھی تو اس میں ایک
کفارہ لازم آتا ہے سوال سے یہی ظاہر ہوتا ہے اور اگر قسم کئی ایک افعال پر
اٹھائی گئی ہو تو پھر ہر ایک فعل میں ایک کفارہ لازم آتا ہے.

شیخ
الاسلام رحمہ اللہ تعالی "الاختیارات" میں کہتے ہیں :

کفارہ
ادا کرنے سے قبل اس نے قسم میں تکرار کیا... تو صحیح یہی ہے کہ اگر وہ کسی فعل پر
ہو تو اس میں ایک کفارہ ہے، وگرنہ دو کفارے. اھ

دیکھیں : الاختیارات (562–563

).

قسم
کا کفارہ یہ ہے کہ : ایک غلام آزاد کیا جائے ، یا دس مسکینوں کو کھانا دیا جائے ، یا
انہیں لباس مہیا کیا جائے ، اور جسے یہ نہ ملیں وہ تین یوم کے روزے رکھے ؛ کیونکہ
اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

}.
اللہ تعالی تمہاری قسموں میں لغو قسم پر تمہارا مؤاخذہ نہیں کرتا، لیکن اس پر
مؤاخذہ فرماتا ہے کہ تم جن قسموں کو مضبوط کردو، اس کا کفارہ دس محتاجوں کو کھانا
دینا ہے اوسط درجے کا جو اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا ان کو لباس دینا، یا ایک
غلام یا لونڈی آزاد کرنا، ہے، اور جو کوئی نہ پائے تو وہ تین دن کے روزے رکھے، یہ
تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب کہ تم قسم کھا لو، اور اپنی قسموں کا خیال رکھو! اسی
طرح اللہ تعالی تمہارے واسطے اپنے احکام بیان فرماتا ہے تا کہ تم شکر کرو
}.المآئدة

89)

).

آپ
مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (

9985

) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ
اعلم.